السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بحالت رکوع جو تصدق انگشتری کی روایت ابوذر کتب قوم میں مسطور ہے، اس کی بابت حافظ ابن حجر عسقلانی نے ''الکاف الشاف فی تخریج أحادیث الکشاف'' میں لکھا ہے کہ ''إسنادہ ساقط'' (اس کی سند ساقط ہے)۔

اگرچہ کتاب مذکور میں اس کی سند مذکور نہیں ہے، مگر ثعلبی نے اپنی تفسیر میں سورہ مائدہ میں آیہ کریمہ : إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ (المائدۃ: ۵۵) ''(مسلمانو!) تمہارا دوست خود اللہ ہے'' کی تفسیر میں سند اس طرح لکھی ہے :

''یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی عن قیس بن الربیع عن الأعمش عن عبایۃ بن ربعی عن ابن عباس عن أبی ذر''

دریافت طلب یہ ہے کہ یہ سند کس وجہ سے ساقط ہے؟ کیا درمیان کا کوئی راوی ساقط ہوگیا ہے یا اور کچھ معنی ''ساقط'' کے ہیں؟ اور عبایہ بن ربعی کی روایت ابن عباس سے صحیح ہے یا نہیں؟ اور کتب احادیث میں ہے یا نہیں؟ اور کیا ان کا ترجمہ ہے؟ بحوالہ کتب جواب تحریر فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یشک یہ روایت تصدیق انگشتری کی بہت سی کتابوں میں مذکور ہے، لیکن یہ روایت مرفوعاً سند صحیح سے مروی نہیں ہے، بلکہ ضعیف الاسناد ہے۔ اسی واسطے حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے بارے میں ''ساقط'' لکھا ہے اور ''ساقط'' سے مراد حافظ ابن حجر کی یہ نہیں ہے کہ اس سند میں کوئی راوی ساقط ہے، بلکہ مراد یہ ہے کہ سند اس حدیث کی ضعیف اور ساقط الاعتبار ہے۔ اور ''ساقط'' کا اطلاق رواۃ ضعفاء پر بھی ہوا کرتا ہے۔

حافظ ذہبی نے مقدمہ میزان الاعتدال میں لکھا ہے :

''وأردی عبارۃ الجرح : دجال کذاب أو وضاع، ثم متھم بالکذب، ثم متروک وذاھب الحدیث وھالک وساقط، ثم واہ بمرۃ'' انتھی مختصرا (میزان الاعتدال ۱ ۴)

''اور جرح کی عبارت کے سب سے سخت الفاظ دجال، کذاب یا وضاع ہیں، پھر جھوٹ (کذب) سے مہتم، پھر متروک، ذاہب الحدیث، ہالک اور ساقط ہیں۔ پھر واہ بمرہیں۔''

اور عبایہ بن ربعی، جن سے اعمش روایت کرتے ہیں، وہ بہت ضعیف ہیں۔ حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا ہے :

''عبایۃ بن ربعی من غلاۃ الشیعۃ۔ وقال العلاء بن المبارک : سمعت أبا بکر بن عباس یقول للأعمش : أنت حین تحدث عن موسی عن عبایۃ فذکرہ، فقال : واللہ ما رویتہ إلا علی وجہ الاستھزاء'' انتھی (میزان الاعتدال ۲ ۳۸۷)

''عبایہ بن ربعی غالی شیعہ میں سے ہیں۔ علاء بن مبارک نے کہا ہے کہ میں نے ابوبکر بن عباس کو اعمش سے کہتے ہوئے سنا : تم جب موسیٰ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے ہو اور وہ عبایہ کے واسطے سے... اور اس کا ذکر کیا۔ تو اعمش نے کہا کہ بخدا میں نے اس کی روایت محض استہزاء کے طور پر کی تھی۔ ختم شد''

اور علامہ جلال الدین سیوطی نے ''ذیل اللآلی'' کے کتاب المناقب میں ایک سند نقل کی ہے اس طور سے :

''حدثنا قیس بن الربیع عن الأعمش عن عبایۃ بن ربعی عن أبی أیوب الأنصاري أن رسول اللہ ﷺ قال لفاطمۃ رضی اللہ عنھا... الحدیث ثم قال السیوطی : وقیس بن الربیع لا یحتج بہ، وعبایۃ بن ربعی، قال العقیلی : شیعی غال ملحد''

''قیس بن ربیع نے اعمش کے واسطے سے ہم سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبایہ بن ربعی کے واسطے سے، انھوں نے ابو ایوب انصاری کے واسطے سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا... الحدیث۔ پھر سیوطی نے کہا : قیس بن ربیع سے حجت نہیں قائم کی جاسکتی۔ اور عبایہ بن ربیع کی بابت عقیلی نے کہا : وہ غالی شیعہ اور ملحد ہے۔''

اور میزان الاعتدال میں ہے :

''قیس بن الربیع الأسدي الکوفی، قیل لأحمد : ولم ترکوا حدیثہ؟ قال : کان یتشیع، وکان کثیر الخطأ'' انتھی مختصرا (میزان الاعتدال ۳ ۳۹۳)

''قیس بن ربیع اسدی کوفی، احمد سے پوچھا گیا : کیوں لوگوں نے ان کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ وہ شیعہ ہوگئے تھے اور وہ کثیر الخطا تھے۔ ختم شد''

حاصل یہ کہ گو قیس بن الربیع مختلف الاحتجاج ہے، مگر عبایہ بن ربعی متفق علی ضعفہ ہے۔ اس لیے روایت ''قیس بن الربیع عن الأعمش عن عبایۃ بن ربعی'' ساقط الاعتبار ہے۔

اور کتاب ''أسباب النزول، للإمام أبی الحسن الواحدي'' میں یہ روایت دوسری سند سے مروی ہے :

''وعبارته هكذا: ''أخبرنا أبو بكر التميمي قال: أخبرنا عبد الله بن محمد ابن جعفر قال: أخبرنا عبد الله بن محمد بن أبي هريرة قال: حدثنا الحسين بن محمد بن أبي هريرة قال: حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب قال: حدثنا محمد بن الأسود عن محمد بن مروان عن محمد بن السائب عن أبي صالح عن ابن عباس...'' فذكر الحديث۔ وفي آخره قال: ثم إن النبي ﷺ خرج إلى المسجد، والناس بين قائم وراكع، فنظر سائلاً فقال: هل أعطاك أحد شيئاً؟ قال: نعم، خاتم من ذهب، قال: من أعطاك؟ قال: ذلك القائم وأومأ بيده إلى علي بن أبي طالب رضي الله عنه، فقال: على أي حال أعطاك؟ قال: أعطاني، وهو راكع، فكبر النبي ﷺ ثم قرأ: وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ (المائدة: ۵۶) (أسباب النزول للواحدي، ص: ۱۹۰)

''اور ان کی عبارت اس طرح ہے: ہمیں خبر دی ابو بکر تمیمی نے، انھوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبد اللہ بن محمد بن جعفر نے، انھوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن ابو ہریرہ نے، انھوں نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن الاسود نے محمد بن مروان کے واسطے سے بیان کیا۔ انھوں نے محمد بن سائب اور وہ ابو صالح سے اور وہ ابن عباس کے واسطے سے... پھر حدیث ذکر کی اور اس کے آخر میں کہا: پھر نبی ﷺ مسجد کے لیے نکلے اور لوگ قیام و رکوع کی حالت میں تھے، پس ایک سائل کو دیکھا اور فرمایا: کیا تمہیں کسی نے کچھ دیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، سونے کی ایک انگوٹھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم کو کس نے یہ دیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ اس کھڑے ہوئے شخص نے اور اپنے ہاتھ سے علی بن طالب رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ کس حال میں تمہیں انھوں نے دیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ انھوں نے مجھے اس حالت میں دیا ہے کہ وہ رکوع میں تھے۔ پس نبی ﷺ نے تکبیر کہی، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جو اللہ اور رسول اور ان لوگوں سے جو ایمان لائے، دوستی رکھے گا (تو جان لے کہ) اللہ کا گروہ ہی غالب ہے۔''

لیکن یہ سند بھی مخدوش ہے۔ محمد بن مروان السدی اور محمد بن السائب الکلبی ضعفاء میں ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب ''الإتقان فی معرفۃ علوم القرآن، النوع الثمانون فی طبقات المفسرین'' میں لکھا ہے:

''ومن جيد الطرق عن ابن عباس: طريق قيس عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس، وهذه الطريق صحيحة على شرط الشيخين، وأوهى طرقه: طريق الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس۔ فإذا انضم إلى ذلك رواية محمد بن مروان السدي الصغير فهي سلسلة الكذب، وكثيرا ما يخرج منها الثعلبي والواحدي'' انتهى (الإتقان للسيوطي ۲ ۴۹۷)

''ابن عباس کے واسطے سے سب سے عمدہ طریق، قیس کا طریق ہے جو عطا بن السائب کے واسطے سے ہے اور وہ سعید بن جبیر کے واسطے ہے اور وہ ابن عباس کے واسطے سے، شیخین کی شرط کے مطابق یہ طریق صحیح ہے۔ اور سب سے خراب اور واہی طریق کلبی کا ہے جو ابو صالح سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن عباس کے واسطے سے۔ اور جب اس سے محمد بن مروان سدی صغیر کی روایت جوڑ دی جائے گی تو یہ کذب کا سلسلہ ہوگا۔ عام طور سے ثعلبی اور واحدی اس طریق سے روایت کرتے ہیں۔ ختم شد''

اور ''میزان الاعتدال'' میں ہے:

''محمد بن مروان السدي الصغير، تركوه، واتهمه بعضهم بالكذب، وهو صاحب الكلبي، قال البخاري: سكتوا عنه'' انتهى (ميزان الاعتدال ۴ ۳۲)

''محمد بن مروان السدی الصغیر کو (لوگوں نے) ترک کر دیا ہے اور بعض نے ان پر کذب کا الزام لگایا ہے اور وہ کلبی کے ساتھی ہیں۔ بخاری نے کہا ہے کہ (لوگ) ان کے بارے میں خاموش ہیں۔ ختم شد''

اور میزان الاعتدال میں محمد بن السائب الکلبی کے ترجمہ میں لکھا ہے:

''تركه يحيى وابن مهدي، ثم قال البخاري: قال علي: حدثنا يحيى عن سفيان، قال لي الكلبي: كلما حدثتك عن أبي صالح فهو كذب'' انتهى (ميزان الاعتدال ۳ ۵۵۷)

''یحییٰ اور ابن مہدی نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ پھر بخاری نے کہا: علی نے کہا: ہمیں یحییٰ نے سفیان کے واسطے سے حدیث بیان کی، انھوں نے (سفیان نے) کہا کہ مجھ سے کلبی نے کہا کہ جو بھی میں نے ابو صالح کے واسطے سے تمھیں حدیث بیان کی ہے، وہ جھوٹی ہے۔ ختم شد''

اور تفسیر ابن جریر طبری میں ہے:

''حدثنا محمد بن الحسين حدثنا أحمد بن المفضل ثنا أسباط عن السدي قال: ثم أخبرهم من يتولاهم فقال: إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ هؤلاء جميع المؤمنين، ولكن علي بن أبي طالب مر به سائل، وهو راكع في المسجد فأعطاه خاتمه'' (تفسير ابن جرير الطبري ۴ ۶۲۸)

''ہمیں بیان کیا محمد بن حسین نے، انھوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا احمد بن مفضل نے، انھوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا سدی کے واسطے سے اسباط نے، انھوں (سدی) نے کہا: پھر لوگوں کو بتایا کہ جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو فرمایا کہ تم لوگوں کا ولی اللہ، اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ یہ تمام کے تمام لوگ مومنین ہیں۔ علی بن ابی طالب کے پاس سے ایک سائل گزرا اور وہ مسجد میں رکوع کی حالت میں تھے، تو انھوں نے اس کو اپنی انگوٹھی دی۔''

''حدثنا هناد بن السري قال: حدثنا عبد الله بن عبد الملك عن أبي جعفر قال: سألته عن هذه الآية: إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ قلنا: من الذين آمنوا؟ قال: الذين آمنوا، قلنا: بلغنا أنها نزلت في علي بن أبي طالب، قال: علي من الذين آمنوا''

''ہمیں حدیث بیان کی ہناد بن سری نے، انھوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن عبد الملک نے ابو جعفر کے واسطے سے، انھوں نے کہا کہ میں نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا: ''تم لوگوں کا ولی صرف اللہ، اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور رکوع کرنے والے ہیں۔'' ہم نے پوچھا کہ کون لوگ ایمان لائے؟ انھوں نے کہا کہ جو لوگ ایمان لائے، ہم نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ انھوں نے کہا کہ علی ان لوگوں میں شامل ہیں جو ایمان لائے۔''

''حدثنا ابن وكيع قال: ثنا المحاربي عن عبد الملك قال: سألت أبا جعفر عن قول الله إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ... وذكر نحو حديث هناد عن عبدة۔''

''ہم سے ابن وکیع نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم سے محاربی نے عبد الملک کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے ابو جعفر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا: إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

تو انھوں نے ہناد بواسطہ عبدہ ایسی ہی حدیث بیان کی۔ ''

'' *حدثنا إسماعیل بن إسرائیل الرملی قال: ثنا أیوب بن سوید قال: ثنا عتبة بن أبی حکیم فی ھذہ الآیة: إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ ... قال: علی بن أبی طالب* ''

'' اسماعیل بن اسرائیل الرملی نے ہم سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم سے ایوب بن سوید نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہم سے عتبہ بن ابو حکیم نے اس آیت کے بارے میں بیان کیا: '' تمہارا ولی تو صرف اللہ، اس کا رسول اور مومنین ہیں '' انھوں نے کہا کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں۔ ''

'' *حدثنی الحارث قال: ثنا عبد العزیز قال: ثنا غالب بن عبید اللہ قال: سمعت مجاھدا یقول فی قولہ: إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ الآیة۔ قال: نزلت فی علی بن أبی طالب، تصدق وھو راکع۔* '' (تفسیر الطبري ۴ ۶۲۸)

'' ہم سے حارث نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم سے عبد العزیز نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہم سے غالب بن عبید اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے مجاہد کو اللہ تعالیٰ کے اس قول کے سلسلے میں کہتے ہوئے سنا: '' تم لوگوں کا ولی تو صرف اللہ اور اس کا رسول!... الآیہ۔ انھوں نے کہا کہ (یہ آیت) علی بن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی تھی، انھوں نے صدقہ کر دیا جب وہ رکوع میں تھے۔ ''

یہ چار آثار ہیں سدّی و ابو جعفر و عتبہ بن ابی حکیم و مجاہد کے۔ پس تین آثار اخیرہ سے معلوم ہوا کہ یہ آیہ کریمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 190

محدث فتویٰ